کورونا وائرس سے بچاؤ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

تحریر

فضیلۃ الشیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ

(صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی

بسم الله الرحمن الرحيم

کورونا وائرس سے بچاؤ کیسے کیا جاسکتا ہے؟

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔

محترم قارئین! آج آپ سے کچھ دیر اس تعلق سے بات کرنی ہیں کہ کورونا وائرس سے بچاؤ کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جسے مروجہ تعبیر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کورونا سے جنگ کیسے جیتی جاسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ سے درست بات کرنے کی توفیق چاہتا ہوں۔

کورونا وائرس سے علاج اور اس پر فتح پانے کے لئے عموماً تین طریقے رائج ہیں:

① **خالص مادی طریقہ:** ایک طبقہ صرف تدبیروں اور داؤں کو ہی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

② **صرف توکل کا طریقہ:** دوسرا طبقہ صرف اللہ پر توکل کو ہی کافی سمجھتا ہے، وہ تدبیر وعلاج کی ضرورت نہیں سمجھتا، بندگانِ طاغوت میں بھی ایک طبقہ اپنے معبودانِ باطلہ کو خوش کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے اور اسے علاج تصور کرتا ہے۔

③ **توکل کے ساتھ جائز تدبیر وعلاج کا طریقہ:** تیسرا طبقہ وہ ہے جو جائز ومفید علاج اور تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار، دعاؤں اور صدقہ وخیرات کے

ذریعہ نجات اور عافیت کا سوال کرتا ہے، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ ہر طرح کی بلائیں اور مصیبتیں اسی کی طرف کی طرف سے ہیں، اسی کے حکم اور مشیت سے آئی ہیں، اور اسی کے حکم و مشیت سے ہی اٹھائی جانے والی ہیں ۔ یہی طریقہ اصل ہے، اور یہی طبقہ حق وصواب کی راہ پر ہے، یہی راہِ وسط ہے ۔

اس تیسرے طبقے میں مسلم وغیر مسلم کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو جائز تدبیر وعلاج اور اللہ سے مشروع طریقے سے عاجزی وانکساری ، توبہ واستغفار، اور صدقہ وخیرات وغیرہ کے ذریعہ نجات طلب کرنے کے بجائے شرکیات و بدعات اور نت نئی عبادتوں اور دیو مالائی رسم ورواج ، بے عقلی اور غیر منطقی طریقوں کو استعمال کرتا ہے ۔ اِس طبقے سے میری گذارش ہے کہ شرکیات و بدعات اور غیر ثابت شدہ طریقوں سے علاج مت ڈھوڈو ۔

دیکھا جاتا ہے کہ کوئی دفعِ وباء کے لئے دو رکعت نماز پڑھنے کی بات کرتا ہے، کوئی اجتماعی اذان دینے کی اپیل کرتا ہے ، واضح رہے کہ یہ سب طریقے باطل ہیں ۔ وبائیں دورِ سلف میں بھی نازل ہوئیں، لیکن ہمارے سلف نے وباؤں سے نجات کے لئے عبادت کا کوئی خاص طریقہ ایجاد نہیں کیا۔ کیونکہ بدعات اور نئے نئے طریقے یہ تو وباؤں کے نزول کا سبب ہیں، اس لئے ایسا طریقہ اختیار نہ کرو جس کا

کتاب وسنت اور خیر القرون میں، سلف صالحین سے کوئی ثبوت نہ ملتا ہو۔

کورونا وائرس سے نجات میں اصل ہتھیار استغفار اور توبہ ہے، کیونکہ بلائیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں، اور توبہ واستغفار، صدقہ وخیرات سے اٹھالی جاتی ہیں۔اس لئے اس وقت اصل کام علاج وتدبیر کے ساتھ توبہ واستغفار ہے۔

کورونا سے جنگ اپنی کسی بھی مادی اجتماعی طاقت کے مظاہرہ سے نہیں لڑی جاسکتی ہے، نہ جیتی جاسکتی ہے، اللہ کی یہ سنت ہے کہ وہ بندوں پر وبائیں بھیجتا ہے، تاکہ وہ اپنے مذہبی، سماجی، سیاسی وغیرہ جرائم سے باز آجائیں اور توبہ کرلیں۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأنعام:۴۳]

سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہیں کی، لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی پرانی سنت ہے کہ وہ بلائیں اور مصیبتیں نازل کرتا ہے تاکہ لوگ اللہ کے حضور عاجزی کریں، گڑگڑائیں، اور اپنے جرائم وگناہوں سے پلٹ جائیں، سرکشی کی راہ چھوڑ دیں۔

یہی ہمارے سلف کا طریقہ تھا، کہ جب وہ کسی وباء یا مصیبت میں مبتلا ہوتے تو عاجزی ظاہر کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کرتے۔

عام الرَّمادہ جو کہ سنگین قحط کا سال تھا، لوگ قطرہ قطرہ پانی کے لئے ترستے تھے، اس سنگین حالت سے نجات پانے کے لئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ اللہ سے گریہ وزاری کرتے ہوئے دعا کرتے تھے کہ" اے اللہ امت محمدیہ کو میرے دورحکومت میں ہلاک نہ کرنا، ہم پر سے اس بلاء کو اٹھالے"۔

اسی طرح آپ نماز مغرب کے بعد لوگوں کو خطاب عام فرماتے ہوئے نصیحت کرتے کہ: "أيُّها النّاسُ، اسْتَغْفِرُوا رَبُّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ، وسَلُوهُ مِن فَضْلِهِ، واسْتَسْقُوا سُقْيا رَحْمَةٍ لا سُقْيا عَذابٍ، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتّى فَرَّجَ اللَّهُ ذَلِكَ"۔ اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرو، اور اس کے فضل ورحمت کا سوال کرو، اللہ سے ایسی بارش کا سوال کرو جو باعثِ رحمت ہو، بارانِ عذاب نہ ہو، یہی عمل برابر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو ہٹا دے۔ [الطبقات لابن سعد: ۳/ ۳۴۳]

اسی طرح امام حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ نصیحت بھی بہت مشہور ہے کہ: "إن الحجاجَ عذابُ اللهِ، فلا تدفعوا عذابَ اللهِ بأيديكم، ولكن عليكم

بالاستكانةِ والتضرعِ، فإنه تعالى يقول: ﴿وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴾"۔

لوگو! حجاج اللہ کا عذاب ہے، سو اللہ کے عذاب کو اپنی طاقت سے دور کرنے کی کوشش نہ کرو، بلکہ اللہ کے سامنے تضرع (گریہ وازری) کرو، کیونکہ اس نے فرمایا ہے: ہم نے ان کی عذاب کے ذریعہ گرفت کی، انہوں نے پھر بھی اپنے رب کے سامنے نہ عاجزی کا اظہار کیا اور نہ اس کے حضور گڑ گڑائے۔ [ینظر: الطبقات لابن سعد: ۷/ ۱۶۴]

✪ آج ساری دنیا کے سامنے اس کورونا وائرس سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ سارے لوگ رب العالین کی طرف رجوع ہوں، اپنی عاجزی و بےبسی کا مظاہرہ کریں۔

مسلمانوں کے ساتھ غیر اقوام بھی اس بات پر متفق ہیں کہ جب بلائیں آتی ہیں تو وہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں، آسمان والے کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

آج ساری دنیا اور اہل وطن کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنا چہرہ اور اپنا ہاتھ اوپر والے رب کی طرف اٹھائیں، اور عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ اے اللہ تو نے ہی یہ بلا بھیجی ہے، ہم تیری عذاب کے سامنے بے بس ہیں تو اسے ہم پر سے دور فرما دے۔

ان چند کلمات کو عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم یہ جانیں کہ اجتماعی، اقتصادی، سیاسی،

اور دیگر مروجہ وسائل سے، اور غیر شرعی رسومات سے کورونا وائرس کی جنگ نہیں جیتی جاسکتی، اس سے بچاؤ کے لئے ہتھیار جائز تدبیر وعلاج ہے، اور اس سے بھی اہم اور اصل اللہ سے عاجزی، تضرع اور رونا دھونا ہے، استغفار وتوبہ ہے، صدقہ وخیرات ہے۔

ان کلمات کے ذریعہ میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ اللہ کی طرف رجوع کریں، اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں، ہمارے ہاتھوں جو ایک دوسرے کے تئیں ظلم وزیادتیاں ہوئی ہیں انہیں یاد کر کے آسمان والے سے سوال کریں کہ اے رب تو اس بلاء کو ہم پر سے اٹھالے، اور پوری قوم کو اس سے نجات دے دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

بتاریخ: ۱۰/شعبان ۱۴۴۱ھ، مطابق: ۵/اپریل ۲۰۲۰ء

❁❁❁❁❁